شیخ عابد سندھی اور ان کا علمی مقام و منہج: "طوالع الانوار" کی روشنی میں ایک مطالعہ

(*Sheikh ʻAbid Sindhī* and his Scholarship: A Study in the Light of *"Ṭawali' al-Anwār"*)

ڈاکٹر عبدالغفار مدنی*

ہوش محمد**

ڈاکٹر محب النبی طاہر***

Abstract

This article studies *Sheikh ʻAbid Sindhī* (1776-1841), a renowned *Ḥanafī* scholar and *Ḥadīth* expert of Sindh, and his scholarship in the light of *"Ṭawali' al-Anwār"*, a commentary by *Sindhī on Ḥanafī* school's prominent treatise *"al-Durr al-Mukhtār"*. The Study finds that *Sheikh ʻAbid Sindhī* had a perfect access to the sciences of *Ḥadīth, ʻĪlm al-Rijāl* and jurisprudence. He collected precious Knowledge from Quran, *Ḥadīth* and books of the jurists. *"Ṭawali' al-Anwār"* is an encyclopedia of *Ḥanafī* jurisprudence and a masterpiece of his scholarly research on jurisprudential details. This great book needs the attention of the scholars and researchers to be studied and annotated in a decorous manner so that the people continue to benefit from this great work.

Key words: *Sheikh ʻAbid Sindhī*, jurisprudence, *"Ṭawali' al-Anwār"*

برصغیر پاک و ہند میں باب الاسلام سندھ کو یہ اولیت حاصل ہے کہ آفتابِ اسلام کی کرنوں سے سب سے پہلے یہ خطہ منور ہوا، یعنی خلفاے راشدین کے سنہری دور میں سرزمین سندھ اسلام کے نور سے جگمگا اٹھی تھی، معروف مسلم تاریخ

* لیکچرار، شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی، نواب شاہ

**لیکچرار، شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی، نواب شاہ

***اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ننکانہ صاحب

دان بلاذری کے بقول مسلمانوں کا سب سے پہلا حملہ دیبل (سندھ) پر امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سنہ 15ھ میں ہوا۔[1] اس کے بعد سے تقریبًا تین سو سال تک سندھ پر عربوں کی حکومت رہی۔ اس خطے میں جن مختلف نابغہ روزگار علمی ہستیوں کا ظہور ہوا، ان میں رئیس العلما شیخ محمد عابد سندھی ایک نمایاں شخصیت ہیں۔ اس مضمون میں طوالع الانوار شرح الدر المختار کی روشنی میں آپ کے علمی مقام و منہج اجائزہ لیا گیا ہے۔

شیخ عابد سندھی کا مختصر تعارف

شیخ محمد عابد بن احمد علی بن شیخ الاسلام محمد مراد سندھی، نقشبندی سنہ 1190ھ میں سندھ کے مشہور شہر سیہون کے ایک صاحبِ علم و فضل والے گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب چوبیسویں پشت میں جلیل القدر صحابی، میزبان رسول حضرت ابو ایوب انصاری تضی الہی عنہ سے جاملتا ہے۔[2] آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد احمد علی اور چچا شیخ محمد حسین انصاری اور دادا شیخ الاسلام محمد مراد انصاری سے حاصل کی، پھر کمسنی میں ہی آپ نے اپنے والد، چچا اور دادا کے ساتھ سنہ 1194ھ میں حرمین شریفین کا سفر اختیار کیا۔ حرمین شریفین کے جید علما و مشائخ سے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی، اس کے بعد اپنے چچا شیخ محمد حسین انصاری کے ساتھ سنہ 1208ھ میں یمن کا سفر کیا اور وہاں کے کثیر علما و مشائخ سے فیضیاب ہوئے، کچھ عرصہ یمن میں رہنے کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرلی۔[3] آپ کو اپنے والد، چچا اور دادا کے علاوہ جن علما و مشائخ سے علوم نقلیہ وعقلیہ یا سند حدیث کی اجازت ملی ان میں محمد زمان ثانی نقشبندی (لنواری، سندھ، متوفی 1248ھ) شیخ احمد بن ادریس ابو العباس مغربی (متوفی 1253ھ)، شیخ صالح بن محمد بن نوح العمری الفلانی (متوفی 1218ھ) شیخ عبد الرحمٰن بن سلیمان بن یحیٰی مقبول الاہدل الشافعی (متوفی 1250ھ) وغیرہ کے علاوہ بھی کافی معروف اہل علم سے اکتساب فیض کیا۔ آپ نے اپنی اسانید وتراجم کی شہرہ آفاق کتاب "حصر الشارد" میں تفسیر، علم تفسیر، علم قراءت، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تصوف، طب، معانی، بیان، منطق، صرف، نحو وغیرہ مختلف علوم کی جو اسانید بیان کی ہیں وہ 1300 سے زائد کتب کی اجازات واسانید پر مشتمل ہے، حصر الشارد کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ میری بعض اسانید و اجازات ہیں جب کہ میں نے بہت سے اسانید و اجازات طوالت کے خوف سے تحریر نہیں کیں۔[4] آپ سے بڑے بڑے اصحاب علم و فضل نے سند اجازت حاصل کی جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: علامہ، فقیہ، ابراہیم بن عبد القادر ریاحی مالکی (متوفی 1266ھ)، ابراہیم بن محمد سعید مکی (متوفی 1290ھ)، حاکم یمن امام متوکل علی اللہ احمد بن امام منصور باللہ

---

[1] ابو العباس احمد بن یحیٰی بلاذری، فتوح البلدان (بیروت: مكتبة الهلال، 1988ء)، 416۔

[2] محمد بن علی بن محمد شوکانی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع (بیروت: دار المعرفة)، 2: 227۔

[3] عبد الحیّ بن فخر الدین بن عبد العلی حسنی، نزہۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر (بیروت: دار ابن حزم، 1999ء)، 7: 1096؛ ڈاکٹر سائد بن محمد یحیٰی بکداش، الامام الفقیہ المحدث الشیخ عابد السندی، (بیروت: دار البشائر الاسلامیہ، 1423ھ)، 74

[4] شیخ عابد بن احمد علی سندھی، حصر الشارد (ریاض: مکتبۃ الرشد، 1424ھ)، 2: 709۔

علی (متوفی 1231ھ) اشرف بن سلطان علی حسینی حیدر آبادی، مفتی مکہ شیخ جمال بن عبداللہ حنفی (متوفی 1284ھ)، حسن بن احمد عاکش یمنی (متوفی 1298ھ)، مفتی مالکیہ شیخ حسین بن ابراہیم بن حسین (متوفی 1292ھ)، امام حرم سلیمان شوبری جداوی، صدیق بن عبد الرحمٰن بن عبداللہ کمال حنفی (متوفی 1284ھ)، شیخ عارف حکمت (متوفی 1275ھ)، عبدالحق بن محمد فضل اللہ عثمانی بنارسی مکی (متوفی 1286ھ) عبدالغنی ابن ابی سعید مجددی دہلوی (متوفی1296ھ)، فضل رسول بن عبدالمجید بدایونی (متوفی 1289ھ)،[5] محمد بن خلیل بن ابراہیم قاوقجی طرابلسی (متوفی 1305ھ) وغیرہ لاتعداد اہل علم نے آپ سے اجازات واسانید حاصل کیں۔[6]

مشہور اہل علم و کثیر اصحاب علم و فضل نے شیخ عابد سندھی کی علمی عظمت کا اعتراف کیا ہے اور ان کو عمدہ القاب سے نوازا ہے۔ مفتی مکہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سراج حنفی (متوفی 1264ھ) فرماتے ہیں: "**هو الامام العالم العلامة القدوة الفهامة، وخاتم المحققين في زمانه وعمدة المدققين في عصره واوانه، وفخر العلماء الراسخين ونخبة الفضلاء المقدسين، الاستاذ الكامل، والمسند الواصل، مولانا الشيخ محمد عابد السندي۔**"[7] مفسر قرآن، صاحب تفسیر روح المعانی، شہاب الدین محمود بن عبداللہ آلوسی (متوفی 1270ھ) لکھتے ہیں: **ومنهم البحرالرائق وكنزالدقائق ومن كلامه تنويرالابصار والدرالمختار ذوي التاليفات الشريفة وقرة عين الامام الاعظم أبي حنيفه، العالم الزاهد الشيخ محمد عابد السندی۔**[8] شیخ عبدالحیَ بن عبدالکبیر کتانی (متوفی 1382ھ) فہرس الفہارس میں شیخ عابد سندھی کو ان القاب سے یاد کرتے ہیں: محدث و مسند حجاز، جامع علوم، محدث، حافظ، متبحر فقیہ، زاہد دنیا، محی سنت، شیخ عابد سندھی۔[9] مولوی رحمان علی (متوفی 1325ھ) ان کے تذکرے میں لکھتے ہیں: فقیہ، محدث، جامع العلوم عقلیہ ونقلیہ۔[10]

تصانیف وتالیفات

محدث حجاز شیخ محمد عابد سندھی کو علوم نقلیہ اور علوم عقلیہ پر کامل دسترس حاصل تھی۔ وہ فقہی جزئیات کا گہرا شعور اور احساس رکھتے تھے وہ اپنے عہد کے عظیم فقیہ و محدث تھے، ان کا علم وسیع تھا۔ علمانے ان کے فضل و کمال، طباعی و دراکی کی کھلے دل سے خوب داد دی ہے۔ آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے، آپ کی تصانیف میں سے منحۃالباری فی جمع روایات صحیح البخاری، مواہب اللطیفیہ (شرح مسند امام اعظم)، معتمد الالمعی المہذب فی حل مسند الامام الشافعی المرتب، طوالع الانوار شرح

---

[5] حسنی، نزہۃالخواطر، 7: 1065۔

[6] بکداش، الشیخ عابد السندی، 238۔

[7] شیخ عابد بن احمد علی سندھی، طوالع الانوار شرح الدرالمختار، (مکۃالمکرمۃ: مکتبۃالمولد، ب ت)، 1: 1۔

[8] بکداش، الشیخ عابد السندی، 155۔

[9] عبدالحیَ بن عبدالکبیر کتانی، فہرس الفہارس، (بیروت: دارالغرب الاسلامی، 1982ء)، 2: 720۔

[10] مولوی رحمان علی، تذکرہ علمائے ہند، (کراچی: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، س ن)، 385۔

الدر المختار، حصر الشارد، شرح تیسیر الوصول، روض الناظرین فی اخبار الصالحین، ایجاز الفاظ لاعانۃ الحفاظ، التوسل وانواعہ واحکامہ اور رسالہ کرامات اولیا سمیت 40 سے زائد کتب ورسائل ارباب علم و دانش کے یہاں معروف ہیں۔ فقہ کے میدان میں آپ کی کتاب طوالع الانوار میں فقاہت، وذکاوت، علم و دانش کے گوہر نایاب موجود ہیں۔

در مختار اور مشہور شروحاتِ در مختار کا طائرانہ جائزہ

فقہ حنفی میں بے شمار علمائے کرام نے اپنی طبع تحقیق سے کتب، حواشی اور شروحات ضبط تحریر کیں، ان میں شیخ الاسلام علامہ محمد بن عبداللہ غزی تمر تاشی (متوفی 939ھ) نے فقہ حنفی میں ایک کتاب لکھی جو کہ تنویر الابصار کے نام سے آفاق عالم میں مشہور ہو گئی، جن کے بارے میں صاحب در مختار لکھتے ہیں: **الذي فاق كُتب هذا الفنّ في الضبط والتصحيح والاختصار، ولعمري لقد أضحت روضةُ هذا العلم به مفتّحة الأزهار، مُسلسلة الأنهار، من عجائبه ثمراتُ التحقيق تُختار، ومن غرائبهِ ذخائرُ تدقيق تحيّرُ الأفكار۔** [11]

اس عمدہ کتاب پر کافی اہل علم نے اپنی علمی بساط کے مطابق حواشی و شروحات کا اضافہ کیا مگر جتنی شہرت در مختار کے حصہ میں آئی وہ کسی اور کے مقدر میں نہیں تھی، در مختار کے مصنف، مفتی دمشق، علامہ محمد بن علی بن عبدالرحمٰن المعروف علاء الدین حصکفی (متوفی 1088ھ) جو جید عالم، مفسر، محدث، فقیہ اور فصیح الکلام مقرر تھے، انھوں نے کئی کتب تحریر کیں، جیساکہ الدر المنتقی شرح الملتقی (ملتقی الابحر)، افاضۃ الانوار، شرح قطر الندی وغیرہ مگر ان کی کتاب در مختار کو اس قدر شہرت ملی کہ اکناف عالم میں اس کی سیادت کا چرچہ آج تک ہے، عرصہ دراز سے علما و فضلا کے درمیاں متداول اور مقبول ہے، اس کی مقبولیت اس بات سے بھی عیاں ہے کہ در مختار کی ایک محتاط انداز کے مطابق 50 سے زائد حواشی اور شروحات لکھی گئیں، اس عظیم کتاب کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے خاتم المحققین علامہ شامی رقم طراز ہیں: **إن كتاب الدرّ المختار شرح تنوير الأبصار، قد طار في الأقطار، وسار في الأمصار، وفاق في الاشتهار، على الشمس في رابعة النهار، حتى أكبَّ الناس عليه، وصار مفزعهم إليه، وهو الحريّ بأن يُطلب، ويكون إليه المذهب، فإنه الطراز الُمذهب في المذهب، فلقد حوى من الفروع المنقحة، والمسائل المصححة، ما لم يحوه غيره من كبار الأسفار، ولم تنسج على منواله يد الأفكار۔** [12] "در مختار کی شہرت چار دانگ عالم تک جا پہنچی، اس کی سبک روی نے دنیا کے شہر در شہر طے کر ڈالے، اس کی شہرت آفتاب کی مانند روشن ہوئی، لوگ اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوئے اور یہ سب کا مرجع و ماویٰ بن گئی، ہے بھی اس قابل کہ اس کی طلب ہو اور اسی کی طرف رجوع ہو اس لیے کہ مذہب میں وہ ایک زریں نقش و نگار ہے، تنقیح و تصحیح کردہ بہت سے ایسے فروع و مسائل پر مشتمل ہے جو بڑی بڑی کتابوں میں ناپید ہیں، اب تک افکار کے ہاتھوں اس طرز کا کوئی نمونہ پیش نہیں کیا۔"

شروحات در مختار میں کمال شہرت ردالمحتار علی در المختار المعروف حاشیہ ابن عابدین کو ملی، علامہ سید محمد امین بن عمر

[11] محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز بن عابدین شامی، ردالمحتار علی الدر المختار، (ریاض: دار عالم الکتب)، 1: 91۔

[12] شامی، ردالمحتار علی الدر المختار، 1: 69۔

عابدین شامی (متوفی 1252ھ) کا یہ حاشیہ فقہی دنیا کا ایک نادر و نایاب سرمایہ ہے، علامہ شامی نے اس میں در مختار کے ماخذ و مراجع کی مراجعت کا التزام کیا ہے اور توضیحِ مطالب، تطبیق اقوال، تحقیق طلب مسائل کی تنقیح کی ہے، اس کے علاوہ حل مشکلات، دفع اعتراضات، ترجیح راجح کے ساتھ بے شمار جزئیات و مسائل اور بہت سی نادر تحقیقات کا اضافہ کیا ہے، بعد ازیں مفتی مصر شیخ عبدالقادر بن مصطفیٰ الرافعی (متوفی 1323ھ) نے تقریرات الرافعی کے نام سے اس حاشیے کے استدراکات کیے ہیں، اور یہ بات قابل توجہ ہے کہ شیخ الرافعی اکثر طوالع الانوار سے استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ حاشیہ ابن عابدین پر مولانا امام احمد رضا خان (متوفی 1340ھ) نے جدالممتار علی ردالمحتار کے نام سے حاشیہ لکھا جو پانچ جلدوں میں شام اور پاکستان سے طبع ہو چکا ہے، ڈاکٹر حسام الدین فرفور نے حاشیہ ابن عابدین کو اپنی نگرانی میں عمدہ تحقیق و تخریج سے شائع کروا رہے ہیں، جن کی اب تک 17 جلدیں طبع ہو چکی ہیں، اردن کے عالم لؤی عبدالرؤف خلیلی نے "مآلیءُ الحار فی تخریج مصادر ردالمحتا" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی جس میں حاشیہ ابن عابدین میں مذکور تمام کتب اور اعلام کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ درمختار کا ایک مشہور حاشیہ مفتی مصر شہاب الدین احمد بن محمد بن اسماعیل، مصری، طحطاوی (متوفی 1231ھ) کا تحریر کردہ ہے جو کہ حاشیۃ الطحطاوی کے نام سے موسوم ہے، اس کو بھی متداول ہونے کا شرف حاصل ہے، یہ بولاق مصر، بیروت اور پاکستان سے زیور طباعت سے آراستہ ہوتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ منحۃ الباری لمصطفیٰ الانصاری (حاشیۃ الرحمتی) تحفۃ الاخیار علی الدر المختار (حاشیہ حلبی) دلائل الاسرار علی الدر المختار (حاشیۃ الفتال) وغیرہ کے علاوہ اور بہت سے حواشی در مختار مخطوطات کی شکل میں لائبریریوں میں محققین کی توجہ کے طلب گار ہیں۔

طوالع الانوار شرح الدر المختار

یہ حاشیہ شیخ عابد سندھی کا تحریر کردہ ہے۔ طوپ کاپی، استنبول میں مؤلف کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا مخطوطہ موجود ہے، جو کہ اٹھ جلدوں پہ تقریباً چھ ہزار سات سو بیس (6720) صفحات پر مشتمل ہے جس کے ہر ورق میں سینتیس (37) سطریں ہیں۔[13] اور مکتبۃ الازہریہ قاہرہ میں اس کا مزید ایک کامل و واضح نسخہ موجود ہے، جو کہ شیخ عبدالقادر بن مصطفیٰ الرافعی نے وقف کیا تھا، یہ مخطوطہ تقریباً 16 جلدوں میں 9522 صفحات پر مشتمل ہے، اس کے علاوہ حرم مکی، مکتبہ سیدہ زینب مصر، پاک و ہند اور لیڈن یونیورسٹی میں بھی اس کے بعض ناقص نسخے موجود ہیں۔ محدث حجاز عابد سندھی نے سنہ 1236ھ میں در مختار کی شرح کو لکھنا شروع کیا اور 28 جمادی الاول 1251ھ میں اس شرح کو مکمل کیا، یعنی طوالع الانوار کی تکمیل میں 15 سال صرف کیے، طوالع الانوار علمی تحقیق کا عظیم شاہکار اور آپ کی وسعت علمی و فقہی جزئیات پر عمیق نظر کا درخشاں باب ہے جس کے مطالعے سے ان کے تحقیقی جوہر کھل کے سامنے آتے ہیں۔

شارح کے علمی منہج کا جائزہ

شرح کرتے ہوئے آیات قرآنی سے استدلال

---

[13] ادہم قراطای فہمی، فہرس مخطوطات قصر طوب کاپی، (استنبول: مرکز تحقیق مخطوطات)، 2: 590۔

در مختار کی شرح کرتے ہوئے امام موصوف قرآن کریم و تفاسیر کے اقتباسات بکثرت نقل کرتے ہیں۔[14] طوالع الانوار میں کتاب الصلوٰۃ کی ابتدا میں نماز کے کثیر فوائد و علمی نکات بیان کرتے ہوئے ایک مقام پر رقم طراز ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن کریم میں نماز کو مختلف ناموں سے تعبیر کیا ہے۔ نماز کو قنوت کہا جیسے قرآن میں ہے: **{وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِين}**[15] تو کہیں رکوع فرمایا: **{وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِين}**[16] کہیں قرآن کہا: **{إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا}**[17] کہیں نماز کو تسبیح سے تعبیر کیا: **{فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُون}**[18] اور کہیں ذکر سے: **{اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا}**[19] نیز کلبی نے بیان کیا کہ یہاں ذکر سے مراد نماز ہے۔[20] مزید لکھتے ہیں کہ نماز کا ہر رکن اللہ جل مجدہ کی طرف متوجہ کرتا ہے، اور نصیحت کا منبع ہے، قیامت کی یاد سے عبارت ہے: جیسے اذان: **يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَاد**[21] تکبیر: **لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّار**[22] تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا: **فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِه**[23] قیام: **{يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ}**[24] قراءت: **اقْرَأْ كِتَابَكَ**[25] رکوع: **وَلَوْ تَرَى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ**[26] سجدے: **يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ۔**[27] قعدے: **وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً}**[28] سلام: **عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ**[29] مسجد سے نکلتے وقت: **فَرِيقٌ فِي**

---

[14] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 2: 424۔

[15] التحریم، 66: 12۔

[16] البقرۃ، 2: 43۔

[17] الاسراء، 17: 78۔

[18] الروم، 30: 17۔

[19] الاحزاب، 33: 41۔

[20] شیخ عابد بن احمد علی سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، (مکۃ المکرمہ: جامعۃ ام القریٰ، میکرو فلم نمبر 116 تا 131 حنفی فقہ)، 2: 423۔

[21] ق، 50: 41۔

[22] غافر، 40: 16۔

[23] الحاقۃ، 69: 19۔

[24] المطففین، 83: 6۔

[25] الاسراء، 17: 14۔

[26] السجدۃ، 32: 12۔

[27] القلم، 68: 42۔

[28] الجاثیۃ، 45: 28۔

الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ[30]. طوالع الانوار میں کتاب الصلوۃ کے شروعاتی 20 صفحات کی شرح میں 36 آیات کریمہ پیش کی ہیں، یہ شرح کثیر آیات اور تفسیری ابحاث و افادات کا مرقع ہے جو کہ مختلف مقامات پر جوہر آبدار کی طرح چمکتے نظر آتے ہیں۔

علم حدیث میں کمال اور کتب حدیث پر گہری نظر

محدث حجاز عابد سندھی بے مثال محدث، یکتائے روزگار حنفی فقیہ تھے، علم حدیث میں آپ کی مہارت کے لیے اتنا کافی ہے مسند امام اعظم (7 جلدیں) اور مسند امام شافعی کی مبسوط شرح تحریر فرمائیں، تیسیر الوصول اور منحۃ الباری فی جمع روایات صحیح البخاری (6 جلدوں) میں بھی آپ کا کام کسی تعریف کا محتاج نہیں، علم حدیث میں آپ کی مہارت اس ایک مسئلے سے واضح ہوتی ہے کہ مسح خفین کے بارے میں احادیث حد تواتر تک ہیں، ان احادیث کو کتنے اصحاب نے نقل کیا اس حوالے سے تحقیق کرتے ہوئے شارح بخاری علامہ عینی نے شرح ہدایہ میں فرمایا: **(وقد ذكرت فى "شرح معانى الاثار" سبعة وستين صحابيا)** میں نے شرح معانی الاثار کی شرح میں 67 صحابہ کرام سے اس کا اثبات کیا ہے۔[31] مگر شیخ عابد سندھی طوالع الانوار شرح الدر المختار میں علامہ عینی کی تحقیق پر اضافہ کرکے 78 صحابہ کرام سے روایات نقل کی ہیں۔[32] اس طرح مشہور صحیح حدیث کہ جمعۃ المبارک کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جس میں دعا مقبول ہوتی اس بارے میں مسلم شریف کی روایت کے مطابق وہ ساعت امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے نماز کو پورا کرنے تک کی ہے۔[33] یہ ساعت کونسی ہے اس پر محدث حجاز شیخ عابد سندھی نے 40 اقوال بیان کئے ہیں اور ہر قول کے لیے حدیث نقل کرکے استنباط کیا، مزید یہ کہ اگر کسی راوی پر کلام ہے تو اس پر بھی تحقیق فرمائی۔[34] صرف کتاب الصوم کے 54 اوراق میں 187 احادیث نقل کی ہیں، اس طرح کی عمدہ تحقیق واحناف کے مذہب پر کثیر احادیث فقہی کتب میں بہت کم نظر آتی ہیں۔

اسماء الرجال و اصول حدیث پر مہارت

اس طرح رجال حدیث کے متعلق عدالت، حفظ اور ضبط اور ناقدین حدیث کے اقوال وجوہ طعن اور مراتب توثیق و تنقید میں طوالع الانوار شرح الدر المختار میں ایسے نادر و نایاب جواہر پارے بکھیرے ہیں جو یقیناً اس فن میں آپ کی وسعت نظر کے آئینہ دار ہیں۔ مثلاً مسئلہ ہے جو پانی قصداً دھوپ میں رکھ کر گرم کیا جائے اس سے طہارت درست ہے، ہمارے نزدیک تو بلا

---

[29] المعارج، 70: 37۔

[30] الشوری، 42: 7۔

[31] علامہ بدرالدین محمود عینی، البنایۃ شرح الہدایۃ، (بیروت: دارالکتب العلمیۃ، 2000ء)، 1: 572۔

[32] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 298۔

[33] مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، (بیروت: داراحیاء التراث العربی)، 2: 584۔

[34] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 2: 519۔

کراہت جب کہ شوافع کے نزدیک طبّی نقطہ نظر سے کراہت کے ساتھ درست ہے، اس بارے میں تحقیق کرتے ہوئے عابد سندھی نے لکھا کہ طبرانی نے اوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں میں نے دھوپ میں پانی گرم کرکے رسول اکرم ﷺ کے پاس لے گئیں تو آپ نے فرمایا: اسے مت استعمال کرو کیونکہ اس سے برص ہوتا ہے، اس کی سند کے بارے میں شیخ عابد سندھی نے تحقیق کی کہ اس سند میں محمد بن مروان السدی ہیں اور اس ضعیف ہونے کے بارے محدثین کے اتفاق ہے، اور یہ نبی اکرم ﷺ سے اس ہی سند سے روایت کرتے ہیں۔ہیثمی نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو ابن عباس سے روایت کیا ہے، میں کہتا ہوں اس حدیث کو عقیلی نے بھی روایت کیا اور دارقطنی نے بھی حضرت انس سے مرفوعاً ان الفاظ سے روایت کیا کہ اس پانی سے غسل نہ کرو جو کہ دھوپ کے ذریعے گرم کیا گیا ہو کیونکہ اس برص ہوتا ہے، یہ دارقطنی کے الفاظ ہیں، جب کہ عقیلی کی سند میں سودہ ہیں اور ان میں تشیع کا غلبہ تھا، یہ ثقہ کی مخالفت کرتے تھے اور دارقطنی کی سند میں زکریا بن حکیم ہیں، ان کے بارے میں احمد اور یحیٰ نے کہا ہے کہ ان پر کوئی کلام نہیں، اس وجہ سے ابن ملقن نے طویل بحث کرنے کے بعد کہا کہ ہم مختصراً بیان کرتے ہیں دھوپ سے گرم کیے ہوئے پانی کے استعمال کی ممانعت کے بارے جو روایات ہیں ان کے تمام طرق باطل اور صحیح نہیں، ان کو دلیل بنانا بھی درست نہیں۔[35] ایک جگہ لکھتے ہیں: دارقطنی سلمان فارسی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سلمان ہر طعام ومشروب جس میں کوئی دَموی جاندار مر جائے تو اس کا کھانا پینا حلال ہے، اور وضو بھی جائز ہے۔ اس کی سند میں بقیۃ عن سعید بن ابی سعید الزبیدی ہیں، ابن عدی کامل میں سعید پر جرح کی اور کہا کہ یہ مجہول ہیں اور ان کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ ابن ہمام نے کہا بقیۃ یہ ولید کے بیٹے ہیں اور ان سے ان سے ائمہ نے روایت لی جیسے حمادین، ابن مبارک، یزید بن ہارون، ابن عیینہ، وکیع، اوزاعی، اسحاق بن راہویہ اور شعبہ، جب کہ شعبہ حدیث کے معاملے میں محتاط ہیں، اور یہ بقیۃ سے روایات لیتے تھے، اس بارے میں ابوہریرہ کی روایت سے تائید ہوتی ہے جو کہ امام بخاری نے نقل فرمائی ہے۔[36] اس طرح ایک مقام پر تحقیق کی کہ جمعۃ المبارک کے دن سورہ کہف پڑھنے والے کے لیے حدیث میں وارد ہے کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک محفوظ رہتا ہے۔[37]اس حوالے سے مختلف احادیث بیان کیں جن کی اسناد پر اہل علم کا کلام نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں اگرچہ ان کی اسناد ضعیف ہیں مگر کثرت طرق کی بنا پر ان کو تقویت مل جاتی ہے۔[38] صدقہ فطر واجب ہے، اس بارے میں 13 صحابہ کرام سے روایات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس کے باوجود یہ حدیث متواتر کے درجے میں نہیں۔[39] اس کے علاوہ بھی

[35] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 174۔

[36] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 182۔

[37] ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، شعب الایمان، (ریاض: مکتبۃ الرشد،)، 4: 98۔

[38] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 2: 523۔

[39] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 3: 168۔

جگہ جگہ حدیث، اصول حدیث اور رجال احادیث پر عمدہ تحقیق پیش کرکے ثابت کیا کہ آپ کو مسائل کے استنباط کے لیے حدیث نبوی کی تعبیر و تشریح پر کامل قدرت اور احادیث کے وسیع ذخیرہ سے متعلقہ احادیث تلاش کرنے میں دقت نظر، مہارت، اور کتب حدیث پر گہری نظر حاصل تھی۔

کثیر جزئیات کی فراہمی یا مزید جزئیات کا استخراج

فقہی جزئیات پر آپ کو کامل عبور حاصل تھا، کسی بھی مسئلہ کی مناسبت سے حدیث و فقہ کی کتب متداولہ میں جہاں جہاں جزئیات پائی جاتی ہیں وہ سب آپ کو مستحضر رہتی تھیں، طوالع الانوار شرح الدر المختار میں جگہ جگہ جزئیات کی بہتات نظر آتی ہے، صاحب در مختار نے مسح جبیرہ (پٹی کے مسح) اور موزوں پر مسح میں 13 وجوہات کی بنا پر فرق بیان کیا ہے جبکہ شامی اور طحطاوی نے بھی اس بارے میں خاص بات نہیں کی، حاشیہ رحمتی کے محشیؒ نے 27 وجوہات تحریر فرمائیں، مگر صاحب طوالع الانوار نے 10 مزید کا اضافہ کرکے 37 وجوہات سے فرق بیان کیا۔[40] اس طرح جو مستعمل پانی وضو کے دوران کپڑوں یا رومال پر لگ جائے، اگرچہ عموم بلویٰ کی بنا پر معاف ہے، پھر ظاہر الروایہ، کافی، مصفی، ولولوالجیہ، تجنیس، فتاوی قاضی خان، ذخیرہ کے حوالے سے اقوال بیان کیے، امام نووی سے امام شافعی، احمد، مالک، جمہور سلف وخلف کا مذہب نقل کرکے جو اس مستعمل پانی کے نجس ہونے کے قائل ہیں ان کے حوالے سے احادیث، اور عقلی دلائل بیان کرتے ہیں، اس طرح جو عدم نجس کے قائل ہیں ان کے دلائل بھی ذکر کرتے ہیں۔[41]

شرح و حاشیہ کے مراجع اور حوالوں میں اضافہ

در مختار میں ہے کہ فرج اور ذکر سے کیڑے اور پتھری کا نکلنا بالاتفاق ناقض وضو ہے، جیسا کہ جوہرہ میں ہے۔ صاحب در مختار نے جوہرۃ النیرہ ایک کتاب کا ذکر کیا مگر شیخ عابد سندھی نے سراج الوہاج، فتاوی خانیہ، تبیین الحقائق، بحر الرائق یعنی مزید کتب کا اضافہ کرکے قول کو مزید پختہ کر دیا۔[42] در مختار میں ایک قول نقل کیا گیا کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ نہ کرے اور اس پر فتویٰ ہے، جیسا کہ ولولوالجیہ، التجنیس، عمدۃ الفتوی اور اکثر کتب فتاوی میں ہے۔ شیخ عابد سندھی نے مزید کتب یعنی خلاصہ، غیاثیہ، واقعات حسامیہ، تاتارخانیہ، مضمرات الفتوی، شرح مختصر، منیہ، ابی المکارم، مختارات النوازل خزانۃ المفتی، ذخیرہ، خزانۃ الکبریٰ، غرر الاذکار سراجیہ، کیدانی وغیرہ کے نام بھی نقل کردیے۔ مزید یہ کہ آپ نے تشہد میں رفع سبابہ کے جواز پر بھی 26 صحابہ کرام کی روایات نقل کی ہیں، اور کافی کتب احادیث سے تحقیق کرکے اپنے موقف یعنی رفع سبابہ کے جواز کو ثابت کیا ہے۔[43] جمعہ کی نماز کیلئے غسل کرنا سنت ہے، جیسا کہ غرر الاذکار میں ہے اور خانیہ میں ہے اگر نماز جمعہ کے بعد غسل کیا

---

[40] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 324۔

[41] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 206۔

[42] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 95۔

[43] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 670۔

تو یہ بالاتفاق معتبر نہیں، تو طوالع الانوار شرح الدر المختار میں اس قول کی تخریج بھی کر دی کہ یہ مسئلہ خانیہ میں باب نماز جمعہ میں مذکور ہے۔[44] اس طرح ایک کتاب غرر الاذکار کا تعارف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ درر البحار کی شرح ہے علامہ قونوی حنفی کی رشحات قلم کا نتیجہ ہے، اس کی ایک شرح شیخ بخاری نے کی جو کہ غرر الافکار کے نام سے معروف ہے، اس کے علاوہ علامہ قاسم قطلوبغا نے بھی اس کی شرح تحریر کی ہے۔[45]

مختلف مسالک کا بیان مع احناف کے موقف کی ترجیح پر دلائل

شیخ عابد سندھی کو حدیث و فقہ کی کتب متداولہ پر کمال دسترس حاصل تھی اور مختلف مسالک کی کتب سے بھی کثیر استفادہ کرتے ہیں۔ بعض اوقات شرح میں ائمہ اربعہ کے موقف کے ساتھ دیگر اہل ظواہر و مجتہدین کے مسالک کو بھی مع دلائل بیان کر دیتے ہیں، مثلاً تارک نماز کی تکفیر کے مسئلے پر رقم طراز ہیں کہ جمہور علما و ائمہ احناف مع ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کے نزدیک تارک نماز کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ مزید کچھ بحث کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ قصداً نماز ترک کرنے والے کی تکفیر ایک جماعت نے کی ہے، جن میں عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، معاذ بن جبل، جابر بن عبداللہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہم شامل ہیں، صحابہ کرام کے علاوہ عبداللہ بن مبارک، مشہور روایت کے مطابق امام احمد اور ان کے جمہور اصحاب کا بھی تکفیر پر اتفاق ہے۔ اس کے علاوہ اسحاق بن راہویہ، ابراہیم نخعی، حکم بن عیینہ، ابو ایوب سختیانی، داؤد طیالسی، زھیر بن حرب، ابن حبیب، نیز بعض مالکی و بعض شوافع بھی تکفیر کے قائل ہیں۔ قائلین تکفیر کا استدلال ترمذی و ابن حبان امام حاکم کی روایات ہیں۔ جب کہ احناف کے نزدیک تارک نماز اگر نماز کا ہی انکاری ہے تو تکفیر میں اختلاف نہیں، اگر فرضیت کا انکار نہیں کرتا تو جمہور اس کی تکفیر نہیں کرتے۔ مزید یہ کہ تارک نماز کو قتل کرنے کے حوالے سے شوافع و مالکیہ کا یہ مذہب ہے اسے حداً قتل کیا جائے گا، جب کہ حنابلہ کے دو قول ہیں ایک یہ کہ حداً قتل کیا جائے گا، ایک روایت قتل نہ کرنے کی ہے۔ احناف کے نزدیک تارک نماز کو تعزیر لگائی جائے، قید کیا جائے حتی کہ وہ توبہ کرے اور نماز پڑھے۔[46] اس مسئلے پر کثیر احادیث وآیات نقل کی ہیں اور ہر ایک کے موقف کو بالتفصیل مع دلائل بیان کیا ہے، اس طرح کی نادر تحقیقات کثیر مقامات پر ان کی فقہی بصیرت کو نمایاں کرتی ہیں۔

"قلتُ"، "فرع"، "فائدۃ"، "تنبیہ" کے ساتھ مسئلے کی تحقیق

طوالع الانوار میں کثیر مقامات پر شارح موصوف "قلتُ یعنی میں کہتا ہوں کے ساتھ اپنی تحقیقات کو بیان کر دیتے ہیں: در مختار میں "ناكح اليد ملعون" کہ ہاتھ سے نکاح (یعنی مشت زنی) کرنے والا ملعون ہے۔ اس عبارت کے تحت تحریر کیا: قلتُ: ملا علی قاری نے موضوع احادیث کے متعلق ایک رسالہ تحریر کیا، اس میں اس حدیث کے بارے میں لکھا کہ اس

---

[44] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 155۔

[45] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 155۔

[46] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 431۔

کی کوئی اصل نہیں جیساکہ رہاوی نے شرح منار میں بھی صراحت کی ہے کہ اس حدیث کی اصل نہیں۔ملعون سے مراد یہ ہے کہ نیکوں کی منزلت سے دور ہوگا،اوراس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ لعنت عمومی تھی کہ کسی خاص کو لعنت دینا جائز نہیں۔ احمد طحطاوی نے لکھا: وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن مشت زنی کرنے والا اس حال میں آئے گا اس کا ہاتھ حاملہ ہوگا۔ نیز اس پانی سے ایسا بچہ پیدا ہوگا جس کا سر نہ ہوگا،اور عذاب کے طور پر اس فعل کرنے والے سے مطالبہ کیا جائے گا اس کی تخلیق پوری کر۔ علامہ عینی کے مطابق اسمتناء بالید پر اہل علم کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک استمناء بالید حرام ہے، امام عطا سے مروی ہے کہ میں نے سنا ایک قوم کا حساب ہوگا اور ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے، میرا گمان ہے اس سے مشت زنی کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ سعید بن جبیر نے کہا: اللہ نے ایک قوم کو عذب دیا کہ وہ اپنے عضو تناسل سے کھیلتے تھے۔[47]
مزید یہ کہ شیخ عابد سندھی شرح کرتے ہوئے بعض اوقات فرع، فائدۃ، تنبیہ، مطلب، مبحث، بحث یا اعلم کے عنوان سے بہترین تحقیقی نگارشات پیش کرتے ہیں، جوکہ اس شرح کو دیگر شروحات سے منفرد و ممتاز کرتی ہے۔

الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق

شیخ عابد سندھی در مختار میں موجود مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق کرتے ہیں۔ بعض اوقات ائمہ فن کے اقوال کے ساتھ عربی ادب سے بھی استدلال کرتے ہیں، باب الانجاس میں نجس کی تحقیق کرتے ہیں کہ انجاس جمع ہے نجس کی اور نجس کو لغت میں چار انداز میں پڑھا جاتا ہے، یعنی نَجَس نَجِس اور نَجُس یا نِجْس لیکن شامی کے حوالے سے تاج الشریعہ کا قول نقل کرکے کہتے ہیں کہ یہ نَجُس کی جمع ہے، نجس طاہر کی ضد ہے، نجاست طہارت کی ضد ہے، اور نجس ینجس سمع یسمع یا کرم یکرم کے باب میں استعمال ہوتا ہے، جیم کے کسرہ کے ساتھ اس کا تثنیہ و جمع بنے گا اور جیم کے فتحہ کے ساتھ اس کا تثنیہ و جمع نہیں بنے گا اور حاصل کلام یہ کہ انجاس نَجَس (جیم فتحہ کے ساتھ) کی جمع نہیں بلکہ نَجِس (جیم کسرہ کے ساتھ) کی جمع ہے۔[48]
کافی مقامات پر ائمہ لغت کے ساتھ ساتھ عربی اشعار سے بھی شرح کو مزید پختہ کرتے ہیں۔

طوالع الانوار شرح الدر المختار کے ماخذ و مراجع

شیخ عابد سندھی کا عظیم کتب خانہ جس کا شمار مدینہ منورہ کے چند بڑے کتب خانوں میں ہوتا تھا، خود کتابت کرکے کتب جمع کرتے تھے، صحاح ستہ کو ایک جلد میں صرف 575 صفحات میں نقل کروایا، مجمع الزوائد، فتح الباری کو بھی ایک جلد میں خود نقل کیا، کتب کا یہ نادر ذخیرہ بعد میں مکتبہ محمودیہ، مکۃ المکرمہ میں ضم کردیا گیا تھا۔[49] طوالع الانوار شرح الدر المختار میں جن مراجع و مصادر کا استعمال کیا گیا ان کی فہرست کافی طویل ہے،اس میں معروف تفاسیر، صحاح ستہ، متون و شروحات احادیث کے ساتھ ساتھ کتب اسماء الرجال سے بھی خوب استفادہ لیا گیا ہے، اور فقہ حنفی کی کتب سے جس قدر جزئیات نقل کیے گئے اس کی

---

[47] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 3: 240۔

[48] عابد سندھی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، 1: 366۔

[49] بکداش، الشیخ عابد السندی، 228۔

مثال شاذ ہی نظر آتی ہے۔ یہاں چند اہم کتب فقہ حنفی کا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں، جن میں کتب ظاہر الروایۃ، فتح القدیر، بدائع الصنائع، بحر الرائق، نہر الفائق، تبیین الحقائق، شرح ملا مسکین، منح الغفار، جامع الرموز، امداد الفتاح و مراقی الفلاح حاشیۃ الدرر، مجمع الانہر، الدر المنتقی، غمز عیون البصائر، مختصر القدوری، الہدایۃ، المحیط البرہانی، قنیۃ المنیہ، مبسوط، فتاوی قاضی خان، فتاوی ہندیۃ، فتاوی التتار خانیۃ، تجنیس کے علاوہ کثیر کتب احناف سے استفادہ کرتے ہیں، نیز مختلف در مختار کے حواشی جیسا کہ حاشیہ حلبی، طحطاوی، الفتال، الرحمتی، المدنی، ابی الطیب، ابی الحسن السندی وغیرہ کے اقتباسات بھی جگہ بہ جگہ نظر آتے ہیں۔

ایک حنفی محقق ڈاکٹر سائد بکداش مطابق اس شرح میں در مختار میں بیان کردہ مسائل کے بارے میں عمدہ بحث کی اور وسعت دلائل کا اہتمام کیا ہے۔ اگر کہیں تعارض ہے تو اس کو احسن انداز سے رفع کیا ہے۔ کتاب میں دلائل ذکر کرنے کے ساتھ اس کا درجہ اور حکم بھی بیان کیا ہے، احادیث ذکر کرکے ان میں عظیم فوائد بھی ذکر کرتے ہیں، لغزش و خطا پر تنبیہات، حل اشکالات و جواب اعتراضات، مختلف متعارض اقوال میں تطبیق، لغوی، صرفی، اور اصولی تحقیق بھی کرتے اور ان سے بھی دلائل اور استنباط کرتے ہیں، یعنی اس شرح میں عابد سندھی نے آیات، احادیث، آثار، متقدمین و متاخرین فقہاء کے اقوال کا اتنا بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ ماضی قریب میں اس کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔[50]

خلاصہ بحث

محدث حجاز شیخ محمد عابد سندھی کو علوم نقلیہ اور علوم عقلیہ پر کامل دسترس حاصل تھی، فقہی جزئیات پر خوب مہارت حاصل تھی، احادیث پر گہری نظر تھی، یعنی وہ اپنے عہد کے عظیم فقیہ و محدث تھے۔ ان کی شرح طوالع الانوار شرح الدر المختار فقہ حنفی کا عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے جو کہ آپ کی علمی تحقیق کا عظیم شاہکار اور وسعت علمی و فقہی جزئیات پر عمیق نظر کا درخشاں باب ہے، جیسے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے ہدایہ کی مشہور شرح فتح القدیر میں احناف کے مذہب و موقف پر کثیر احادیث جمع کی ہیں، اسی طرح شیخ عابد سندھی نے احناف کے مذہب پر اس شرح میں بھی کثیر احادیث نقل کرنے کے ساتھ اصول حدیث و اسماء الرجال پر بھی خوب تحقیق کی ہے۔ اس مقالے میں طوالع الانوار کی کچھ خوبیاں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے، یہ عظیم شرح اہل علم و محققین کی توجہ کی طلب گار ہے کہ اس پر اچھے مطالعات سامنے آئیں اور اسے زیادہ خوب صورت اور محقق انداز سے شائع کیا جائے۔

---

[50] بکداش، الشیخ عابد السندی، 410۔